Darul Ifta AhleSunnat

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

نماز میں رکوع وسجدے کی تکبیرات کہنے کا طریقہ

1

تاریخ: 05-01-2020

ریفرنس نمبر: Har 5716

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قیام سے رکوع کی طرف جاتے وقت، یونہی رکوع سے کھڑے ہوتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ اور سجدہ میں جاتے، سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے۔ یہ کس وقت کہنی چاہیے ؟ میں نے کچھ نمازیوں کو دیکھا ہے کہ وہ پہلے مکمل تکبیر کہتے ہیں پھر رکوع ، سجدہ وغیرہ جو عمل کرنا ہوتا ہے، اس کی طرف منتقل ہوتے ہیں، جبکہ کچھ افراد، اس کے برعکس پہلے رکوع، سجدہ وغیرہ جہاں جانا ہوتا ہے وہاں چلے جاتے ہیں، پہنچنے کے بعد پھر تکبیر کہتے ہیں۔ ان میں سے کونسا طریقہ درست ہے ؟ وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

تکبیرات انتقال یعنی نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے، یونہی رکوع سے اٹھتے وقت تسمیع یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہا جاتا ہے، ان تمام میں سنت یہ ہے کہ جب ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے لگے مثلاً قیام سے رکوع کی طرف جانے لگے تو اس وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کے الف سے آغاز کرے اور جیسے ہی حالت تبدیل ہو جائے مثلاً قیام سے رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم و مکمل کر دے۔ سوال میں مذکور دونوں طریقے یعنی مکمل تکبیر اسی سابقہ حالت (مثلاً قیام) میں کہہ کر پھر خاموشی سے ایک حالت سے دوسری حالت (مثلاً قیام سے رکوع) کی طرف منتقل ہونا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کے بعد (مثلاً قیام سے رکوع میں پہنچنے کے بعد) تکبیر کا آغاز کرنا، خلاف سنت اور مکروہ تنزیہی ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان دونوں طریقوں سے اجتناب کریں اور شروع میں بیان کردہ سنت طریقے پر عمل کریں۔

متن تنویر الابصار اور شرح در مختار میں ہے:"(ثم) کما فرغ (یکبر) مع الانحطاط (للرکوع) "پھر جیسے قراءت سے فارغ ہو، رکوع کے لیے جھکتے ساتھ ہی تکبیر کہے۔

(متن تنویر الابصار و شرح درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص239، 240، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ محقق ابن عابدین الشامی علیہ الرحمۃ در مختار کی عبارت (مع الانحطاط) کے تحت فرماتے ہیں:"افاد ان السنۃ کون ابتداء التکبیر عند الخرور و انتہائہ عند استواء الظھر۔ وقیل انہ یکبر قائماً و الاول ھو الصحیح کمافی المضمرات و تمامہ فی القھستانی "(اس عبارت میں) اس بات کا افادہ فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ تکبیر کی ابتداء، رکوع کے لیے جھکتے وقت ہو اور انتہا، پیٹھ برابر ہوتے وقت ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تکبیر، قیام میں کہی جائے لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے جیسا کہ مضمرات میں ہے، اس کی مکمل بحث قہستانی میں ہے۔

(ردالمحتار، ج2، ص240، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:"سنت یہ ہے کہ سمع اللہ کا سین رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں اور حمدہ کی ہ سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتداء کے ساتھ اللہ اکبر کا الف شروع ہو اور ختم کے ساتھ ختم۔"

(فتاوی رضویہ، ج6، ص188، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

09 جمادی الاولی 1441ھ/05 جنوری 2020ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے